کے خلاف مزید بھڑکانے اور اس کے اثرات کو زائل کرنے میں کامیابی حاصل کی' امریکی پابندیوں کے باوجود ایران کے روس' چین' ہندوستان' انڈونیشیا اور برازیل کے ساتھ تعلقات ہیں۔ اکثر افریقی اور ایشیائی ممالک کے ساتھ اس کی دوستی ہے اور ۶ براعظموں میں ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ملکوں کے ساتھ ہر قسم کے تجارتی'ثقافتی اور دوستانہ روابط ہیں۔ ایران نے افغانستان' تاجکستان' عراق' بوسنیا اور بعض دوسری جگہوں پر نسلی گروپوں کے درمیان مفاہمت کے لیے کام کیا۔ اسے واشنگٹن کی مخالفت کے باوجود اقوام متحدہ کی کئی کمیٹیوں کی رکنیت حاصل ہے۔ جائزہ نگار آخر میں امریکہ کی راہنمائی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ جب تک امریکہ' روس' چین اور اپنے یورپی اتحادیوں کو ایران کے خلاف پابندیوں میں شریک نہیں کرتا اور حکومت کے مخالفوں کو اس بات پر آمادہ نہیں کرتا کہ موجودہ ایرانی حکومت کو ختم کرنے کا مطلب ایران کو ختم کرنا نہیں ہے' امریکہ کی ایران کے خلاف پابندیاں بے اثر ہیں۔

(Jahangir Amuzegar, Foreign Affairs, May/ June 1997)

☆☆☆☆

ترکی

ترقیاتی ریاست اور اقتصادی پالیسی (۱۲)

ترکی کی میکرو اکنامک پالیسی کا ہدف قیمتوں کے استحکام اور مکمل ملازمت کے روایتی اہداف نہیں ہیں۔ اس کی بجائے یہ مالیاتی پالیسیوں اقتصادی ترقی اور صنعتکاری کے اہداف کے گرد گھومتا ہے۔ ۱۹۲۳ء میں جب سے ترکی کی جمہوریہ کا قیام عمل میں آیا ہے اس کی حکومتوں کی پہلی ترجیح پیداوار میں اضافہ رہا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے حکومت نے معیشت میں اشیا اور خدمات کی فراہمی اور پرائیویٹ سیکٹر میں ترغیبات کے مینجر کا کردار سنبھال رکھا ہے۔ تاہم ان اہداف کی پیروی کا نتیجہ ہے کہ سرکاری آمدنی میں کمی سے اخراجات کو پورا کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ چنانچہ حکومت اپنے مرکزی بنک یا بیرون ملک سے قرضے لینے پر مجبور ہے۔ اس کا حاصل ملک میں اقتصادی اور سیاسی بحران اور افراط زر اور بیرونی قرضوں میں اضافہ ہے۔ اقتصادی بحران ہی ترکی میں تبدیلیوں کا باعث بنتا رہا ہے۔

(Ali H. Bayer, Third World Quarterly, 1996)